Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

Metaphysical Elements in John Donne's Poetry

جون ڈن کی شاعری میں مابعد الطبیعاتی عناصر

[1]**Hafiz Gohar Mehmood**, [2]**Dr Saira Irshad**
[1]PhD Scholar, Department of Urdu, Riphah International University, Faisalabad Campus
[2]Assistant Professor, Department of Urdu, Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur
Correspondence Email: *6080.gohartunia@gmail.com*

pISSN: 3007-2077
eISSN: 3007-2085

Received:30-11-2024
Accepted: 02-01-2025
Online: 10-01-2025

HEC Approved in
Y Category.

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license.

Copyright: © 2024 by the author(s).

Abstract
During the era of John Donne, despair and pessimism were prevalent, primarily due to political upheavals and uncertainty. The duality of pessimism and optimism reflected the era's struggle, with people feeling insecure yet gaining control over their environment amidst insecurity. The church-state conflicts also contributed to societal confusion, questioning the supremacy between the two, leading to public dissent and eventually civil war. The rise of the middle class, political parties, and Puritan tensions culminated in a long civil war, resulting in significant political changes, including the execution of Charles I and the establishment of Oliver Cromwell's military government. The eventual return of the Stuart monarchy under Charles II marked the period's conclusion. John Donne's unconventional approach in his poems rejected Petrarchan and Platonic ideals. His poetry, dramatic and rhetorical, reflected his deep, often cynical insights into love and human relationships. Donne's sermons and prose also highlighted his literary prowess, blending scientific references with religious themes. His work bridged the gap between the Renaissance and the Jacobean age, embodying a blend of intellectual rigor and cultural change.

Keywords:
Metaphysical, Renaissance, Medieval age, John Donne, A Hymn to God, Pessimism, Civil War, Uncertainty

جون ڈن ۱۵۷۲ء لندن میں Welsh خاندان میں پیدا ہوا۔ اس دور کو Jacobean age اور Shakespeare age کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ جون ڈن کے دور میں سولہویں صدی کا آخری عشرہ اور سترہویں صدی کے پہلے کچھ عشرے شامل ہیں۔ یہ دور بہترین ادبی سرگرمیوں کا دور تھا۔ یہ نشاۃ ثانیہ (Renaissance) یا Revival Of Learning کا

دور بھی کہلاتا ہے۔ نشاۃ ثانیہ نے نہ صرف اٹلی اور جرمنی پر اثر ڈالا بلکہ انگلینڈ پر بھی بہت زیادہ اثر چھوڑا۔

قرونِ وسطیٰ (Medieval age) کے نظریات نے جون ڈن اور اس کے ہم عصروں میں جگہ بنائی اور لوگوں کے ذہنوں کو بہتر بنا دیا۔ اس دور میں Puritan اور کیتھولک مضبوط تھے۔ قنوطیت اور رجائیت اس دور کے دو بچے تھے۔ مایوسی کی اصل وجہ میں انسان کا غیر تحفظ ہونا بھی تھا۔ اس دور میں انسان کی بجائے قانون زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ یہ دور ایک نفسیاتی دور تھا۔ تمام معاشرتی سطحوں پر انسان کا خود کو پرکھنے کا دور تھا۔

ڈن کے زمانہ نے ادب اور کلچر کی از سر نو تلاش کی اور لکھاریوں کو انسانی محبت کا نیا نظریہ دیا۔ ان کے مطابق زندگی خوشی کا کھیل ہے۔ ایک معزز شخص ہونے کے لیے انہیں ایک مکمل مشق کی ضرورت ہوتی تھی، کئی سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی تبدیلیوں نے اسے متاثر کیا۔ سامراجی بڑھاؤ، کارخانوں کے اضافے اور تجارت نے لوگوں کو پیسے کا بچاری بنا دیا۔ تعلیم اتنی پھیلاؤ میں نہ تھی۔ لیکن عام آدمی نے علم حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ گنوایا۔ قرون وسطیٰ کے نظریات نے جون ڈن اور اس کے ہم عصروں میں جگہ بنائی اور لوگوں کے ذہنوں کو بہتر بنا دیا۔ قوم پروری ضمنی طور پر نہ صرف نئے ادب کے لیے ذمہ دار تھی بلکہ نئے عقیدے کے لیے بھی۔ کیتھولک مذہب کی کمزوریاں اور اس کی برائیاں کھل کر سامنے آچکی تھیں۔ انگلینڈ کا نیا چرچ وجود میں آچکا تھا۔ اپنے ہم عصروں کی طرح جون ڈن نے بھی اپنے اندر عقیدے کے لیے کشمکش محسوس کی۔ اس کے علم نے اس کے آباؤاجداد کے عقیدے کو چیلنج کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جون ڈن مکمل طور پر ایک Anglican بن گیا۔

رومانوی لہر نے تخلیقی لکھاریوں کے ذہنوں کو صاف کر دیا۔ ادبی مقالوں میں نیا جذبہ پیدا ہوا کہ وہ نئی ادبی اقسام مختلف شعبہ جات اور ان کے اندر تڑپ پیدا ہوئی کہ پرانی روایات کے عنوان اور بیانیے کو رد کر دیں۔ جون ڈن مکمل طور پر اپنے بیانیے اور موضوع میں غیر روائتی تھا۔ اس کی آزادنہ سوچ نے Petrarchan روایات اور Platonic تصوریت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ اس کی محبت کی نظمیں تازہ اور اصل تھیں۔ وہ اپنے دل کی گہرائی میں جاتا اور اپنے Elizabethan جذبات کو کاٹ دیتا، ان جذبات کے ٹکڑے کر دیتا۔ جون ڈن کی ہم آہنگی اور مٹھاس کے خلاف بغاوت اس کی لکھائی کی ناہمواری اور ناموزونیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ عام بول کی زبان کی طرف گیا جو عام انسان کے بول چال کے قریب تھی۔ جو زبان عام انسان اپنے جذبات کے اظہار کے لیے استعمال کرتا تھا۔ لیکن اس نے Elizabethan خود بینی کو ترک نہ کیا۔ اور اسے ایک نئی راہ دی۔ جون ڈن نے

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

اپنی نظموں کو تمثیلی، ڈرامائی اور خطیبانہ انداز میں پیش کیا۔ مثال کے طور پر وہ کہتا ہے:

”خدا کے لیے اپنی زبان سنبھالو اور مجھے پیار کرنے دو۔“(۱)

ڈن کے خطبات نے بڑی تعداد میں لوگوں کو متاثر کیا۔ اس کے خطبات ادبی طریقے کار کو آشکار کرتے ہیں۔ جو کہ فصاحت سے متعلق Oratorial روایات پر مبنی ہیں۔ اس کے بہترین خطبوں میں ”Death Duel 1630“ شامل ہے۔ یہ اس کی شاعری کی خصوصیات رکھتا ہے۔ ڈن نے مذہبی نظمیں 1610ء کے بعد لکھیں۔ اس نے 19 ”Holy Sonnets“ اور ”Lyrics“ لکھے۔ اس میں ”A Hymn to God“، ”The Father“ قابل ذکر ہیں۔ ڈن کا نثری کام بڑی مقدار میں اس کی کامیابی ہے۔ اس میں ڈن نے ”Martyrs“، ”Psendo 1610“، ”Ignatius His Conclave 1611“، ”gnatius“ ”Loyola“، ”Jesecits“ اور ”Devotions“ شامل ہے۔

جون ڈن نے اپنی نظموں میں مختلف حوالوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ یہ حوالے مختلف مذہب، جغرافیہ، متھ (Myth) اور دیگر کرداروں سے پیش کرتا ہے، اس کی تمام شاعری ان حوالوں سے بھری پڑی ہے اس حوالوں کو بھی ایک الگ باب کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے کہ ڈن نے کہاں کہاں سے ان حوالوں کو لیا اور کیسے اُن حوالوں کو اپنی شاعری کے ساتھ ملایا۔ اس کا بہت بڑا فن ہے کہ وہ گہرے تخیل کو (Far fetched Images) اپنی شاعری کے ساتھ ملاتا تھا۔ ان حوالوں کے ذریعے اس نے محبت، جسمانی محبت خصوصی طور پر عاشق اور محبوب کا تصور پیش کیا۔ ڈن کے مطابق حقیقی محبت تب پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے جب جسمانی ملاپ ہو۔ ذہنوں کے ملاپ کے ساتھ ساتھ جسمانی ملاپ ہونا بھی ضروری ہے۔ محبت کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

“A true love is Combination of Physical as well as spiritual love”

وہ کہتا ہے:

> ترجمہ: ”اور قسم کھاؤ کہ تمھیں پوری زندگی کوئی باوفا عورت نہیں ملی اور اگر ایسی کوئی عورت ملے تو بتانا میں مقدس چیز کی طرح اس کی زیارت کروں گا۔ لیکن میں نہیں جاؤں گا خواہ وہ میرے ساتھ والے گھر میں ہی کیوں نہ مل جائے۔ کیونکہ جب تم اس سے ملے تھے تو وہ مخلص ہو گی لیکن پھر جب تم نے اسے خط لکھا پھر وہ بے وفا ہو گی اور تم سے پہلے اس کے دو تین عاشق ہونگے۔“(۲)

اسی طرح نظم Lover's Infiniteness میں کہتا ہے۔

If yet I have not all thy love
Dear I shall never have it all
I cannot breathe one other sigh, to move
Nor can intreat one other tear to fall
And all my treasure, which should purchase thee
Sighs. Tears, and oaths,
And letter I have spent.
Yet no more can be due to time.
Then at the bargain made was meant
If then thy gift of love were partial
That some to me, some should to other fall,
Dear I shall never have thee all.

ترجمہ:

اگر تم نے مجھے اپنی محبت نہیں دی تو پیاری میں تمہاری محبت مکمل طور پر کبھی حاصل نہیں کر پاؤں گا۔ تمہارے محبت کے جذبات ابھارنے کے لیے میں اب مزید ایک بھی آہ نہیں بھر سکتا۔ نہ ہی مزید کسی آنسو سے التجا کر سکتا ہوں۔ کہ میری آنکھوں سے گرے۔ تمہاری محبت خریدنے کے لیے میرے پاس آہوں، آنسوؤں، قسموں اور محبت ناموں کا جو خزانہ تھا وہ سب خرچ ہو چکا ہے۔ تمہاری محبت خریدنے کے لیے شروع میں میں نے جو کچھ ادا کرنا تھا کر چکا۔ تمہاری طرف سے ملنے والا محبت کا تحفہ اگر ادھورا تھا جو تھوڑا سا میرے لیے اور تھوڑا سا کسی دوسرے کے لیے تو میں اس طرح کبھی بھی تمہاری محبت نہیں پا سکوں گا۔

شاید جون ڈن اپنی شروع کی جوانی میں کچھ عورتوں کو پوری طرح (اندر باہر سے) جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مخالف صنف سے پیار جسمانی تسکین کے لیے ضروری ہے اس نے اپنی نظموں میں سڑئیل (Jealous) خاوندوں کا مذاق اڑایا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس بات سے بھی واقف تھا کہ جو پیار سچے ذہنوں کا مسکن ہے اور ایک روح کا دوسری روح میں شامل ہونا ہے۔ اس کا اپنے

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

محبوب سے ملن کا استفادہ کرنا اس نقطے کو ثابت کرتا ہے کہ سچا پیار نہ وقت کا قیدی ہوتا ہے اور نہ کبھی ختم ہو سکتا ہے۔

"تمام چیزوں کو ختم ہونا ہے صرف پیار ختم نہیں ہو سکتا"(۳)

ہر عظیم لکھاری اپنے دور کی تکمیل کرنے والا اور اس میں رہنے والا ہوتا ہے۔ کچھ معاملات میں وہ اپنے دور کو کچھ نیا عطا کرتا ہے۔ جون ڈن اپنی شاعری میں امنگ، مبہم اور اپنے دور کے اختلافات کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ انسانی محبت اور دینی ولولے کے خلاف ردِ عمل کرتا ہے۔ وہ ادبی سرگرمیوں کو نیا زاویہ دیتا ہے۔ جون ڈن مابعد الطبیعیاتی غزل (Metaphysical Lyric) کا بانی ہے۔ اس نے نظم گوئی کی نئی روایات کو ترتیب دیا۔ ڈن کو ایسے لکھاری کے طور جانا جاتا ہے جس نے اپنے دور کو زیادہ دیا ہو۔

مزاح کی عقلمندی نے جون ڈن کے جذبات اور احساسات کو عقلمندی کے نقش و نگار میں تبدیل کیا۔ ان کے درمیان ایک عقلمندی کا میلان ہے، اگر یہ نہ ہوتا تو اس کی سوچ بے ترتیب ہوتی۔ اس نے بغیر کسی ترتیب کے نئے اور پرانے کا ملاپ پُر کیا۔ ایک سائنسی تجزیہ کار کے روپ میں ڈن کے اندر بھی ایک "Renaissance" کی ثقافت موجود تھی اور سائنسی ذہن سے شاعری داخل کی۔ Jacobean Age کے تمام شاعروں میں اس نے بڑی اچھی طرح سائنسی خیالات کو بیان کیا۔ یہ دور ایک عقلمندی اور ثقافتی تبدیلی کا دور تھا۔ جون ڈن کو اس بات کی زیادہ فکر تھی کہ جو اس کی ہمعصر طاقتیں ہیں انہیں وہ ترتیب دے سکے۔ یہ ڈن کے ذہن کا دوہرا پن (معیار) تھا، کہ اس نے ایک نئے شاعری کے دبستان کو جنم دیا۔ جون ڈن نے مارلو (Marlo) اور شیکسپیئر (Shakespeare) کے ہم عصر ہونے کے ناطے Renaissance کے جذبے اور اس کی خوبی کو بانٹا۔ اس دور کے اختلافات اس کی کامیابیوں اور اسکی سروس میں نمایاں ہیں۔

جون ڈن نے ۱۵۹۲ء میں قانون کی تعلیم کے لیے Lincol's In میں داخلہ لیا۔ عام طور پر جون ڈن عورتوں کے پاس جاتا، شاعری لکھتا اور ڈراموں میں حصہ لیتا۔ جون ڈن لکھتا ہے کہ کھیل اور پڑھائی نے مجھے ہیجڑا بنا دیا۔ اس نے پچیس سال کی عمر میں بہت سے گانے، Elegies, Songs اور Satires لکھے۔ اٹالین زندگی کا جذبہ اور ادب، ہسپانوی لکھاریوں اور فقیہوں کا اثر اس کی پہلی شاعری میں موجود ہے۔ جون ڈن کے دو پیار تھے ایک شاعری، اس کی جوانی کی معشوق اور دوسرا اس کی بیوی۔ ڈن جمالیاتی خوبصورتی کے ساتھ کھڑا رہا۔ وہ زندگی کو جینے کے شوق اور شاعری لکھنے پر یقین رکھتا تھا۔ جون ڈن نے انگریزی شاعری پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ مابعد الطبیعیاتی موسیقی نے جون ڈن کا کافی مقام اونچا کیا۔ اس کے ماننے والوں نے Paradoxical,

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

Passion , Conceit اور Reasoning میں بہتر مقام پایا۔ لیکن جون ڈن نے الز بتھن موسیقی میں معزز اور پرکشش مقام حاصل کیا۔ اس نے شاعری کے ساتھ دلائل کو ضم کیا۔ بجائے اس کے کہ اس کی تحریر عقلمندانہ تھی لیکن اس کی نظمیں ہمیں آگے کی سوچ، احساس اور ایک الگ انداز بیان کی وجہ سے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ یہ ایسا شاعر ہے جس نے انگریزی شاعری پر بہت گہرے نقوش چھوڑے۔ جون ڈن کی محبت والی نظمیں، گانے اور سونٹس ایک ہی وقت میں لکھے گئے۔ اس میں تمام تجزیے، محبوب کا مزاج اس کا رویہ بہت بہتر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جون ڈن کی تال، وزن اور ساز ڈرامائی تھا۔ وہ اپنی نظموں میں گرم جوشی والی باتوں کا حوالہ دیتا ہے اور اپنے ہم عصر شاعروں کے طریقہ شاعری سے پرہیز کرتا ہے اور توجہ حاصل کرنے کیلئے احساسات کو متوجہ کرتا ہے۔ اس کی اعلیٰ اقسام اس کی سنائی دینے والی آوازوں کے ساتھ شوق، جان بوجھ کر چھوٹی لائنوں کا استعمال اور غیر روائتی سختی اور شدت اس کے بول چال کو زیادہ اثر بخشتی ہے۔ اس کی نظمیں ایک طاقتور اور پیچیدہ انسان کو ظاہر کرتی ہیں۔ ڈن کی چند بہترین نظمیں میں

"A Nocturnal upon St Lucy's day" "Air and Angles" "Ecstasy" اور A
"valediction forbidding mourning" شامل ہیں۔ (۴)

جون ڈن سے پہلے جو انگریز لکھاری آئے ان کی نسبت ڈن نے طنز کو بہت کچھ دیا۔ انگریزی نظموں میں اسے سنگ میل سمجھا جاتا ہے ۔ اس کی طنزیہ نظمیں ۵ ہیں ان میں رومانوی طنز نگار Persius کے انداز اور تکنیک کو نقل کیا گیا ہے۔ Elizabethan طنز کی طرح جون ڈن کی طنز بھی غصہ والی اور ناہموار ہے۔ اس کی طنز میں ہم عصروں کا جائزہ بھی شامل ہے۔ اور یہ نظمیں جون ڈن کی زندگی کے پہلے حصے میں لکھی گئیں جو اس کے تنقیدی ذہن اور خشک طبیعت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان نظموں کو دوہا (Couplet) کی شکل میں لکھا گیا۔ جسے بعد میں Dryden اور Pope نے بھی اپنایا۔

جون ڈن ایک پیچیدہ شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی شخصیت اچھی اور بری خصوصیات کا ملاپ تھی، اسے ہم اچھائیوں اور برائیوں کا مجموعہ کہہ سکتے ہیں۔ اس کی خوبیاں ہمیں متاثر کرتی ہیں اور اس کی خامیاں ہمیں دور بھگاتی ہیں۔ مجموعی طور پر اس کی خامیوں کے باوجود ڈن ایک متاثر کن شخصیت کا مالک تھا۔ اس ذہن کے مالک نے آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کیا۔ تمام برطانوی شاعروں میں ڈن جیسا ہر فن مولا اور پیچیدہ شاعر بڑی مشکل سے ملے گا۔۔ ڈن کیتھولک کے طور پر بڑا ہوا۔ لیکن ڈن نے اپنی زندگی مسرت میں اور ایک نوجوان عاشق مزاج کے طور پر لندن کے گرجے میں گزاری۔ Sir Richard Barker لکھتا ہے:

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

"عورتوں کے پاس جانے والا، ڈراموں میں حصے لینے والا ایک خود بینی کا عظیم شاعر، یہ ایک الگ بات ہے کہ ایک بے حیا روح میں ایسی خوبیاں موجود ہیں ہمارے پاس اس کا ایک نوجوان آدمی کے طور پر عکس ہے۔ جو ۱۵۹۱ء میں تلوار تھامے ہوئے ایک عالمانہ چہرے کے ساتھ ظاہر ہوا، ایک ہسپانوی عاشق، محبت کرنے والا،(۵)

ڈن نے اپنی نظموں میں ناجائز پیار کے بارے بہت کچھ لکھا، ان میں "The Extasy" اور "Perfume" قابل ذکر ہیں۔ اپنے محبوب کے رویے کے بارے ان نظموں میں وہ کھل کر اظہار کرتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے:

For God's sake hold your tongue and let me Love
Twice or Thrice loved Thee(٦)

آدمیوں کے پیار کے بارے اس نے "The Relique" "The primrose" اور "Twicknam Garden" لکھیں۔ یہ ممکن ہے کہ ڈن نے ان عورتوں کی تعریف کی جنہیں وہ جانتا تھا۔ ڈن نے تزکیہ رویہ پر بھی گیت لکھے۔ "A Velidiction and Sweet Love" اور "I do not go" یہ نظمیں اپنے اندر خالص پیار کی مٹھاس رکھتی ہیں۔

ڈن روائتی اور بور کر دینے والی شاعری کا جانی دشمن تھا۔ وہ ہم آہنگ آوازوں کے اتار چڑھاو اور اپنے ہم عصروں کے میٹرز کو ناپسند کرتا تھا۔ ڈن نے روائتی شاعری کے انداز بیان اور موسیقی کے خلاف بغاوت کی۔ وہ اپنی اس بغاوت کو ایک جیت والی آواز میں بیان کرتا ہے۔ اس نے دونوں طریقہ اور کردار کو توڑ دیا۔ Ben Jonson کے مطابق اس کی شاعری میں رنگینی، محبت، زندگی کو جینے کا فن اور ایک مکمل عاشق کی تصویر دیکھائی دیتی ہے، ڈن اپنی محبت میں نا صرف روحانی محبت کا قائل ہے بلکہ جسمانی محبت کے بغیر محبت ادھوری سمجھتا ہے۔ اس کے اسلوب کے بارے میں لکھتا ہے:

"ڈن دنیا میں کچھ چیزوں کے لیے پہلا شاعر ہے رکھنے کے لحاظ سے لٹکانے کے لحاظ سے"(۷)

ڈن کو مابعد الطبیعاتی شاعری کے حوالہ سے اہمیت دی جاتی ہے جس کا استعمال اس نے اپنے کام میں کھل کر کیا، مابعد الطبیعاتی اصلاح شعراء اور ان کے مقلدین و متبعین کی حد درجہ دانش وارانہ متعلق بہ ذہن شاعر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ مابعد الطبیعاتی شاعری کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جذبے سے زیادہ فکر سے متعلق ہوتی ہے۔

مابعد الطبیعاتی شاعر خیال کی نزاکت، لطافت، رفیق اور پیچیدہ اشکال سے دلچسپی لیتے ہیں۔ غیر مشابہ پیکروں میں نادر تخیلی مشابہتوں کی تلاش پر بہت محنت صرف کرتے ہیں۔ گریز یا کیفیتوں، وجدانی حالتوں، فکر کی باریکیوں، خیال کی نزاکتوں اور

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

اس کی لطافتوں کے بھرپور اظہار کے لیے نادر تمثالوں، تشبیہوں، استعاروں اور قول و محال سے زیادہ سے زیادہ کام لینا ہے۔ تمثیلوں کو فقط تزئین کلام اور آرائش بیان کے استعمال کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔مابعد الطبیعاتی شاعری، مادری، جسمانی، طبیعاتی اور فطری عناصر سے الگ ہے اور اس سے بہت دور ہے۔ یہ نشاۃ ثانیہ کے درخت کا پکا ہوا پھل ہے۔ جون ڈن جو کہ مابعد الطبیعاتی شاعری میں ایک اہم مقام کے حامل ہے،ڈن نے اس اصلاح میں اپنا نام پیدا کیا اور صفِ اول میں جا کھڑا ہوا۔ جون ڈن کا اُن شعرا میں شمار ہوتا ہے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کام میں خالص تھے۔ جون ڈن نے روائتی شاعری کی کبھی نقل نہ کی۔ اور اپنے کام کو اپنی محنت اور لگن سے خالص بنایا۔ پس جون ڈن نے نئی سوچ اور نئے خیال دیئے۔ جو کہ بہت قدرتی لگتے ہیں،اس کے علاوہ جون ڈن شاعری میں ان تمام خوبیوں کا منبع اور حامل تھا جو کہ مابعد الطبیعاتی شاعر کا خاصہ سمجھی جاتی تھیں۔

جون ڈن نے ان خیالات کو اپنایا جو دوسروں سے ہٹ کر ہوتے تھے اور قاری کے لیے ابہام کی شکل اختیار کر لیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مابعد الطبیعیاتی شاعری اور مابعد الطبیعاتی شعراء کے خیالات کو عام آدمی کے لیے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک بات ذہن نشین رکھ لینی چاہیئے کہ مابعد الطبیعیاتی شاعر اس لیے نہیں کہلاتے کہ یہ بہت بڑے فلاسفر ہوتے ہیں بلکہ ان کی شاعری نادر مثالوں، تشبیوں، استعاروں اور قول محال سے بھی بھرپور ہوتی ہے۔

Air And Angles میں شاعر کہتا ہے:

Whilst thus to ballast love, I thought
And so more steadily to have gone,
With wares which would sink admiration,
I saw, I had love's pinnace over fraught,
Every thy hair for love to work upon
Is much too much, some fitter must be sought.
For, nor in nothing, nor in things
Extreme, and scattering bright, can love in here.
Then as an angel, face and wings [40]
Of air, not pure as it, yet pure doth wear,
So, thy love may be my love's sphere.
Just such disparity
As is 'twixt air and angels' purity,
Twixt women's love and men's will ever be.

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

ترجمہ:

اپنی محبت کی کشتی کو بتدریج چلانے کے لیے جب میں اس میں اپنی محبوبہ کی خوبصورتی کا بوجھ لاد رہا تھا تو مجھے احساس ہوا کہ میں نے اس میں ایسی بہت سی چیزیں لادلیں ہیں جو تعریف جذب کر لیتی ہیں۔ تم اتنی خوبصورت ہو کہ تمہارے ایک ایک بال کو اس سے کہیں زیادہ محبت اور تعریف کی ضرورت ہے جتنی کہ میں کر سکتا ہوں۔ محبت کے اظہار کے لئے کسی موزوں چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ محبت کو فرشتوں کی طرح چہرے اور ہوائی پروں والے جسم کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ ہوا کی نسبت زیادہ خالص مادے سے بنا ہوتا ہے جو ہمیں فرشتوں کی غیر واضح سی جھلک دکھاتا ہے۔ اس طرح تم اپنی محبت کو میری محبت کا لباس بننے دو تاکہ میری محبت تمہارے گرد ایک مدار میں گردش کر سکے۔ چونکہ فرشتوں کا تشکیلی مادہ، ہوا کی نسبت زیادہ قابل محسوس ہوتا ہے اس لئے ایک مرد اور ایک عورت کی محبت میں بھی فرق ہمیشہ رہے گا۔

مابعد الطبیعاتی عناصر میں خود بینی (Use of Conceit) ایک عمدہ، پسندیدہ، زبردست، بعید الفہم تصور اور دو تصویروں کے درمیان ایک مقابلہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ Conceit ہو گی کہ ایک ٹھنڈی شراب خوشی سے مسکراتی ہے۔ کیونکہ اسے ایک خوبصورت عورت کے ہونٹوں نے چھوا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ایک عاشق اپنے محبوب سے اپنے پیار کے بارے میں بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وہ مر جائے اور اسے جلا دیا جائے، اس کی محبوبہ اگر اس کی قبر کے اوپر سے گزرتی ہے اور اس کی ہڈیاں ایک پھول کے پودے کی طرح پیدا ہو جاتی ہیں۔

Conceit شاعری کا زیور ہے۔ الزبتھن شاعری میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ Shakespeare اور Sydney کے کالموں میں بھی خود بینی کی مثالیں ملتی ہیں۔ مگر اٹھارویں صدی میں Conceit کو زیادہ پسند نہیں کیا گیا، جون ڈن اور اس کے پیروکاروں کے کالموں میں Conceit کا بہت زیادہ استعمال ملتا ہے جبکہ Shakespeare اور Sydney کے کالموں میں Conceit کو ایک زیور کے طور پر کبھی کبھار استعمال کیا گیا، یہ اس کی ذہانت اس کا جذبہ اس کے خیالات اور احساسات ہیں۔ ڈن کا Conceit زیادہ تر عالمانہ ہے، اسی بعید الفہم کے زیادہ استعمال کی وجہ سے ڈن کو میٹا فزیکل شاعر کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔

جون ڈن نے عالمانہ، توہم پرستانہ، شک زدہ، مذہبی اور ریاضی کی Conceit کا استعمال کیا ہے۔ جون ڈن کی عجیب Conceit اس کی "Selected poems of Donne" میں ملتی ہیں۔

جون ڈن کہتا ہے کہ:

"ٹوٹتے ہوئے ستاروں کو پکڑنا، ایک زہریلے پودے کو حاصل کرنا اور شیطان کے پاؤں میں شگاف کا ڈھونڈنا۔" (۸)

"The Anniversary" میں اسکے مطابق:

"عاشق اور محبوب دونوں بادشاہ ہیں باقی تمام ان کی رعایا ہیں۔" (۹)

" In The Sun Rising" میں جون ڈن کہتا ہے کہ:

"عاشق اعلان کرتا ہے کہ وہ آنکھ جھپکنے سے سورج کو دھندلا دئے گا لیکن وہ اپنے محبوب کی جھلک سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔" (۱۰)

محبوب اپنے بستر پر مصالحوں کی طرح معطر ہے اور ہیروں کی طرح چمکدار ہے۔ اس کے مطابق محبوب کا بستر پورے سورج کا قطر ہے۔ کیونکہ تمام زمین یہاں سمائی ہوئی ہے۔ "Twicknam Garden" میں شاعر کا پیار مکڑے کی طرح ہے اور عاشق ایک نامحسوس کیے جانے والی چیز کی طرح ہے، جہاں اسے کسی بھی مایوسی کا احساس نہ ہو۔ وہ ایک زہریلا پودا ہے یا پتھر کا مجسمہ اور اس کے آنسوؤں کا ایک معیار ہے۔ جس سے باقی تمام عاشق اور ان کے آنسوؤں کو چکھا جا سکتا ہے۔ یہ Conceit زیادہ تر عالمانہ ہے نا کہ جذباتی، اسی طرح جون ڈن کی شاعری مشکل ہے۔ ہمیں حیرانی اور الجھاؤ میں ڈال دیتی ہے اور مضطرب کر دیتی ہے اور ایک ہی وقت میں ہم انہیں سمجھنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور ہمیں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جیسا کہ ہم نے ریاضی کا کوئی مشکل سوال حل کر لیا ہو۔ ڈن کی شاعری پڑھنے والوں کو ایک ہی وقت میں مشکل اور خوشی کا دیتی ہے۔

مابعد الطبیعاتی شاعری میں پر جوش خیالات (Passionate Thinking) کا استعمال حد درجہ پایا جاتا ہے۔ اس قسم کی شاعری میں کافی پر جوش خیالات اور جذبہ ملتا ہے۔ لیکن جذبہ کے ساتھ ساتھ اس میں ایک ذہنی مشق بھی ہے۔ T.S Eliot کے مطابق (Passionate Thinking) میٹافزیکل شاعری کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ یہاں تک کہ The Anniversary میں بھی ڈن اپنے پیار اور اعتماد کا اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان اظہار کرتا ہے۔ اس کا بے چین ذہن بعید الفہم تصورات رکھتا

ہے۔ مشابہت اور تصویر کے بارے میں سوچتا ہے کہ اپنے پڑھنے والوں کو بتاتا ہے کہ اس کے پیار اور اعتماد کی کیا خوبی ہے۔

Lyric کا استعمال میٹا فزیکل شاعری کو اور زیادہ عمدہ بنانے میں کردار ادا کرتی ہے۔ عالمانہ Wit پر Imagery اور conceit جو مادہ سے روحانیت کی طرف پرواز ہوتی ہے۔ مشکل فلسفیانہ حوالے، وزنوں کو ملانے کے لیے خیالات اور دلائل کی ملاوٹ ہے۔ A.C Ward کے مطابق میٹا فزیکل سٹائل دو چیزوں کا مرکب ہے سٹائل اور قسم میں عمدہ اور مادہ، میٹر اور طریقے میں غیر مطابقت رکھنے والا۔

ڈن نے پیار کے موضوع پر کئی گیت اور چودہ بحروں والی غزلیں لکھی ہیں ۔ ۔ مگر ڈن نے ان غزلوں میں Petrarchan طریقہ نہیں اپنایا جیسا کہ Shakespeare اور Spencer کے کالموں میں ملتا ہے۔ اس نے اپنی محبوبہ کی خوشامد نہیں کی حتیٰ کہ کئی نظموں میں اس کا رویہ عورت کے بارے میں سخت ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایک نظم میں کہتا ہے۔:

"یہ تو ہو سکتا ہے کہ ٹوٹتے ہوئے تارے کو پکڑ لیا جائے یا کسی ایسی چیز کو پا لیا جائے جو نا ممکن ہو مگر کسی سچی اور وفادار عورت کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔"(۱۱)

ڈن کی میٹا فزیکل شاعری میں گہرے احساسات بھی ملتے ہیں۔ جو نظمیں اس نے اپنے پیار کی خوشی منانے کے لیے لکھیں ان میں یہ گہرے احساسات پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ The Anniversary میں وہ اپنی بیوی سے کہتا ہے:

"تمام غزلیں، کامیابیاں، تمام شہزادیاں اور ان کی پسندیدہ چیزیں ختم ہو سکتی ہیں لیکن ہمارا پیار ختم نہیں ہو سکتا۔"(۱۲)

Conceit اس کی شاعری کی روح ہے۔ اس کے فلاسفی کے حوالے اور اس کے سائنس اور مذہب کے حوالوں کی وجہ سے بھی اسے میٹا فزیکل شاعر کہا جا سکتا ہے۔ اس کے دھندلے سے Mataphysical Conceit نے اس کے کئی ہم عصر شاعروں پر اثر ڈالا، جیسا کہ Crashaw اور Cowley پر اثر رکھتا ہے۔ ڈن کا محبت کے ساتھ طریقہ کار بالکل غیر روائتی ہے۔ وہ احساسات اور انداز بیان میں الزبتھن محبت کی شاعری کی طرح نہیں ہے۔ بہت سے الزبتھن شاعر petrarch جو اٹالین Sonnet لکھنے والا ہے اس کے طریقہ کار کو نقل کرتے ہیں۔ اس فیشن کے مطابق وہ عاشق، عاجز اور زیادہ عزت کے قابل ہوتا تھا ۔ اپنی محبوبہ کے ساتھ محبت یا اپنی محبوبہ کی تابعداری اس کی سب سے بڑی خوبی ہوتی تھی۔۔ وہ آہیں بھرتا، روتا، انگڑایاں لیتا تھا، کمزور اور ناتواں ہوتا اور اپنی محبوبہ کے لیے کڑھتا تھا۔ لیکن اس کی محبوبہ کی بے وفائی، سرد مہری اور لاتعلقی اس کے جذبے کو ماند

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

نہیں کرتی تھیں۔ Petrarach کو زیادہ نقل کرنے کی وجہ سے اس کی حیثیت کو کم کر دیا گیا۔ الزبتھن شاعر اس کے علاوہ Greek God اور Godesses کے حوالے بڑے شوق سے دیتے تھے۔ جیسا کہ Cupid اور venus کی محبت کی شاعری میں حوالے ملتے ہیں۔ ڈن نے ان روائتی طریقوں کے خلاف بغاوت کی۔ اس نے عورت کے اس مقام کو مسترد کیا۔ اور کہا کہ:

"عورت نہ تو کوئی خدا ہے نہ اس کی پوجا کرنی چاہیے "(۱۳)

ڈن نے عورت کا مذاق اڑایا۔ اس کا یہ رویہ اس کے گیتوں میں: "Go and catch a falling star" میں ملتا ہے۔ جس میں وہ کہتا ہے کہ:

"سچی اور وفادار عورت ڈھونڈنا نا ممکن ہے۔"(۱۴)

ڈن کے مطابق اگر آدمی ہار بھی جائے پھر بھی عورت سے بہتر ہے۔ ڈن "Twicknam Garden" میں کہتا ہے کہ عورت کے خیالات کو اس کے آنسوؤں سے تعبیر کرنا غلط ہے۔ اصل میں اس نظم میں عورت کے بارے میں رویہ ملتا جلتا ہے کہیں اس کی تعریف کرتا ہے اور کہیں اس کی برائی۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم شاعر کی لکھائی نے ایک عام قاری کو بھی متاثر کیا، اور اس کی لکھائی مجبور کرتی ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ Griersy بڑی خوبصورتی سے ڈن کے سٹائل کے بارے میں کہتا ہے کہ:

"ڈن کی لکھائی کی ایک اپنی طاقت اور متاثر کرنے کی ہم آہنگی ہے۔ وہ اس کوشش میں رہتا تھا کہ ایسی شاعری کو تلاش کرے جو اس کے اپنے ذہن کے جذبات کو بیان کرے۔ وہ پہلا استاد ہے جو مصرعہ یا پیراگراف کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ لائنیں آپس میں بالکل مختلف ہوتی ہیں لیکن وہ ایک گروپ یا پیراگراف کی صورت میں ہم آہنگی رکھتے ہیں۔"(۱۵)

ڈن موسیقی کے اثرات سے Conceit اور الفاظ کی صورت میں کھیلتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی لکھائی میں عام اور غیر متوقع چیزوں کی ہم آہنگی ہے۔ اسے ہم عصر روایات کے ساتھ بغاوت کرتے ہوئے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کی شاعری میں کچھ بھی غیر ارادی یا غیر محتاط نہیں ہے۔ ڈن شاید پہلا عظیم استاد ہے جس نے شعری بیانیہ دیا اور جسے Drydon اور Pope نے استعمال کیا ہے۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

حوالہ جات

1. Mansukhani, G. S. (2012/2013). *Love and Divine Poems*. Lahore: Hassan Publishing Company, p. 150.
2. Gondal, S. (2013/14). *Love and Divine*. Lahore: Famous Products Company, p. 252.
3. Mansukhani, G. S. (2012/13). *Love and Divine Poems*. Lahore: Hassan Publishing Company, p. 6.
4. Malik, B. R. (1956). *Studies in Poets*. New Delhi: Unique Publishers, p. 21.
5. Mansukhani, G. S. (2012/2013). *Love and Divine Poems*. Lahore: Hassan Publishing Company, p. 56.
6. Ibid, p. 150.
7. Malik, B. R. (1956). *Studies in Poets John Donne*. New Delhi: Unique Publishers, p. 25.
8. Taylor, A. E. (1961). *Elements of Metaphysics*. London: University Paperbacks, p. 1.
9. Adams. (1984). *Man, and Metaphysics*. New York: Columbia University Press, p. 1.
10. Heidegger, M. (1977). *The Basic Writings of Martin Heidegger*. New York: Harper and Row, p. 141.
11. Grayling, A. C. (Ed.). (2003). *Introduction to The Article Metaphysics by Tim Crane & David Wiggins, Philosophy I (A Guide Through the Subject)*. Britain: Oxford University Press, p. 183.
12. Mulik, B. R. (1958). *Divine Poems*. New Delhi: Unique Publishers, p. 220.
13. Gondal, S. (2013/14). *Love and Divine*. Lahore: Famous Products Company, p. 78.
14. Ibid, p. 69.
15. Ibid, p. 83